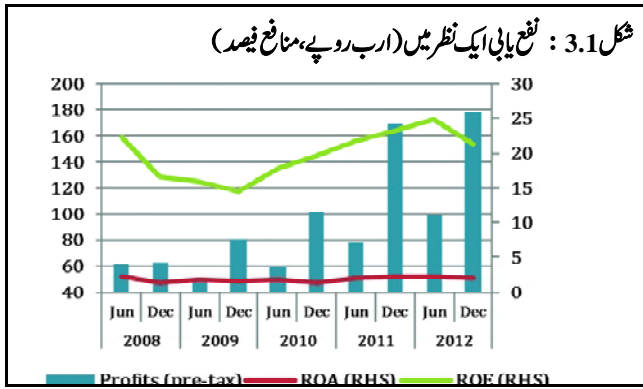


### 3 نفع یابی، استحکام اور پچ

بینکوں نے زیر جائزہ عرصے کے دوران آمدنی میں قابل قدر نمو حاصل کی جس کے اسباب نسبتاً بلند غیر سودی آمدنی اور تموین کے کم اخراجات تھے، اگرچہ سودی مارجن میں تخفیف دیکھی گئی۔ بہ وزن خطرہ اٹاٹے بڑھنے کے باوجود بڑھتی ہوئی نفع یابی نے شرح کفایت سرمایہ میں اضافہ کیا جو 15.35 فیصد ہو گئی جو کہ ملکی نشانی سے خاصا زائد ہے۔ بینکوں کی سرمایہ جاتی صورتحال مستحکم ہے جس کی بنا پر توقع ہے کہ وہ متنوع حالات برداشت کرنے کے قابل رہیں گے تاہم شدید خطرہ قرض چند ایک بینکوں پر دبائو ڈال سکتا ہے۔

#### نفع یابی



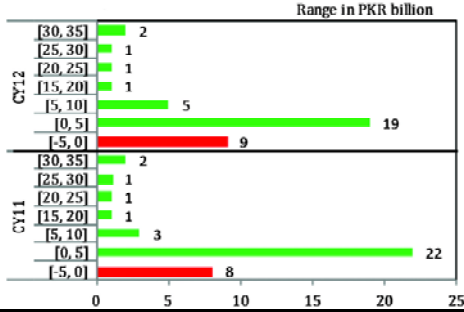
بینکوں کی نفع یابی بڑھنے کا رجحان مسلسل تیسرے سال بھی برقرار رہا اور اس نے 2012ء کے دوران غیر معمولی طور پر 178 ارب روپے قبل از ٹیکس منافع حاصل کیا، اگرچہ دوسری ششماہی میں آمدنی 2011ء کے اسی عرصے کے مقابلے میں کم رہی۔ بلند سطح کی اس آمدنی میں بنیادی کردار غیر سودی آمدنی میں 27 فیصد کی سال بسال نمو، اور تموین کے اخراجات میں 21 فیصد کمی نے ادا کیا۔ تاہم، مرکزی سرگرمیوں سے خالص سودی آمدنی کم ہوئی جس کی اہم وجوہ امانتوں اور قرض گیر یوں کی بڑھتی ہوئی لاگت، اور 2012ء کی دوسری ششماہی میں پالیسی ریٹ میں کٹوتی کی بنا پر سودی آمدنی میں کم نمو ہے۔ اسی طرح خالص سودی مارجن کم ہوئے جبکہ منافع کے اظہار یوں میں بھی کمی دیکھی گئی (شکل 3.1)۔

جدول 3.1: آمدنیوں کا ارتکاز (فیصد حصہ)

حصہ	امٹاٹوں پر منافع	انکوٹی پر منافع	امٹاٹوں کے استعمال کا تناسب	نفع آوری مارجن	خالص سودی مارجن	دسمبر 2012ء
74.0	2.8	31.9	10.4	27.3	5.1	صف اول کے پانچ بینک
15.7	1.4	22.8	10.3	13.9	3.9	6 سے 10 نمبر کے بینک
8.0	0.9	11.0	10.6	8.2	3.5	11 سے 20 نمبر کے بینک
2.1	0.6	5.0	10.5	5.9	4.5	21 سے 30 نمبر کے بینک
15.5	1.6	18.8	9.9	16.4	3.6	سرکاری بینک
81.7	2.1	26.7	10.5	20.3	4.6	ملکی ٹی بینک
0.5	0.4	2.2	10.0	3.6	5.3	غیر ملکی
2.3	2.7	71.7	12.4	21.5	6.9	تخصیصی بینک
100.0	2.0	24.1	10.4	19.2	4.5	تمام بینک

آمدنی کا ارتکاز صف اول کے بینکوں میں دکھائی دیا گذشتہ دو برس کے دوران ایک رجحان یہ آیا تھا کہ درمیانے حجم کے بینکوں کا منافع بڑے بینکوں کے منافع سے بڑھ گیا تھا، تاہم 2012ء کی دوسری ششماہی میں یہ رجحان یکسر بدل گیا، چنانچہ (امٹاٹوں کے حجم کے لحاظ سے) صف اول کے پانچ بینکوں کا آمدنی میں حصہ 4 فیصدی درجے بڑھ گیا جبکہ ان سے چھوٹے بینکوں کی نفع یابی میں محض 0.3 فیصدی درجے بہتری آئی (جدول 3.1)۔ سرکاری شعبے کے بینکوں کی کارکردگی بہتر ہوئی جس سے ششماہی کے دوران آمدنی میں ان کا حصہ 1.4 فیصدی درجے بڑھ گیا۔ غیر ملکی بینکوں کی کارکردگی خراب رہی، جس کی وجہ ان کی کاروباری سرگرمیوں کی یکجائی تھی، چنانچہ صنعت بینکاری کے منافع میں ان کا حصہ کم ہو گیا، اس کے ساتھ ساتھ خسارے میں جانے والے بینکوں کی تعداد بھی بڑھ گئی (شکل 3.2)۔

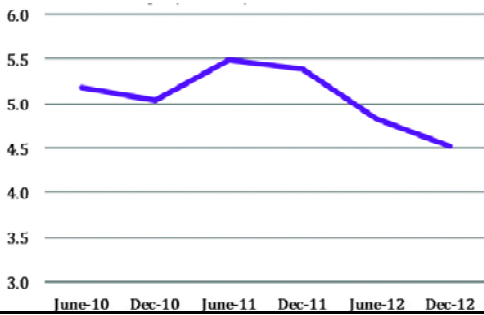
شکل 3.2: خسارے میں جانے والے بینکوں میں اضافہ



سودی مارجن میں کمی آئی ....

بحیثیت مجموعی منافع میں اضافہ ہوا تاہم بینکوں کا سودی مارجن 2011ء کے 5.4 فیصد کے مقابلے میں 2012ء کے دوران کم ہو کر 4.5 فیصد رہ گیا (شکل 3.3)۔ بنیادی سرگرمیوں سے خالص سودی آمدنی 2012ء کے دوران ایک فیصد کم ہو گئی جس کی وجہ 2012ء کی دوسری ششماہی میں شرح سود میں مجموعی طور پر 250 پیس پوائنٹس کی کمی تھی۔ بچت امانتوں پر کم از کم شرح منافع (Rate - MSR Minimum Saving) میں 100 بی پی ایس اضافے، اور بازار زرکی بڑھی ہوئی قرض گیری نے مجموعی سودی مارجن کو مزید گھٹا دیا۔

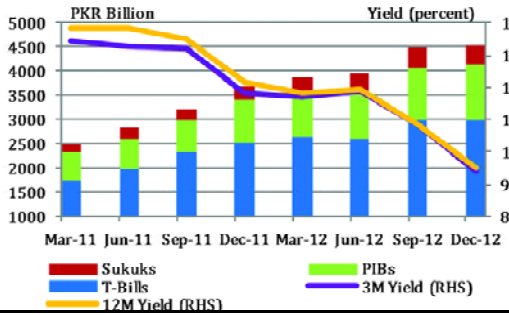
شکل 3.3: خالص سودی مارجن (فیصد)



... جبکہ خالص سودی آمدنی میں نمو سست رہی ....

پالیسی ریٹ میں کٹوتی سے سرکاری تسکات پر یافت کم ہو گئی جس کا نتیجہ سرمایہ کاریوں پر مجموعی منافع میں سست روی کی صورت میں نکلا۔ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران سرمایہ کاریوں میں 31 فیصد نمو کے مقابلے میں سرمایہ کاریوں پر پورے سال کی سودی آمدنی تخفیف 13 فیصد بڑھی (شکل 3.4)۔ اسی طرح قرضوں کا بڑا حصہ کا بنور کے ساتھ منسلک کیا گیا تھا جو ایک سالہ مدت کے قرضوں کے لیے تقریباً 2.5 فیصدی درجے گر گیا، جبکہ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران نئے قرضوں پر بہ وزن اوسط شرح سود 206 پیس پوائنٹس کی کمی سے 11.01 فیصد ہو گئی۔ اس کے نتیجے میں صارفین کو قرضوں پر منافع 2012ء کے اختتام پر 11.6 فیصد رہ گیا جو کہ جون 2012ء میں 12.2 فیصد تھا۔ اس کے نتیجے میں 2012ء کے دوران کا سب سے زیادہ منافع 1.2 فیصدی درجے کم ہو کر 10.6 فیصد رہ گیا (شکل 3.5)۔

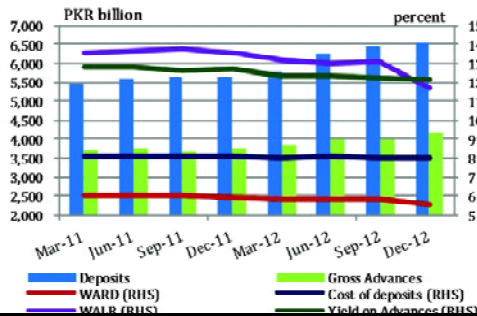
شکل 3.4: سرکاری تسکات کا حجم

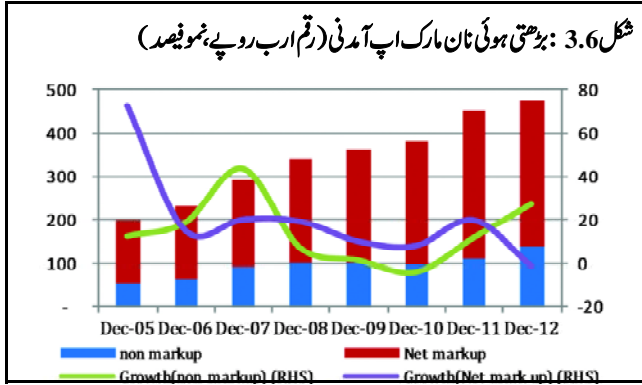


... اور سودی اخراجات میں اضافہ ہوا

دوسری جانب 2012ء کے دوران سودی اخراجات 11.3 فیصد بڑھ گئے اور بیشتر اضافہ 2012ء کی دوسری ششماہی میں ہوا، تاہم گرتی ہوئی شرح سود کے حالات بھی سودی اخراجات پر اثر انداز ہوئے چنانچہ 2011ء کے دوران سودی اخراجات میں 19.4 فیصد اضافے کے مقابلے میں زیر نظر اضافہ بہت کم تھا۔ سودی اخراجات کی تفصیلات کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اضافہ امانتوں کے بلند حجم کا نتیجہ تھا کیونکہ 2012ء کے دوران امانتوں پر بہ وزن اوسط شرح سود 162 بی پی ایس کی کمی سے 5.43 فیصد تک آ گئی۔ بچت امانتوں پر کم از کم شرح منافع مئی 2012ء میں بڑھادی گئی، معلوم ہوتا ہے کہ اس سے بھی امانتوں پر اخراجات بڑھے۔ مزید یہ کہ ریپو قرض گیری مسلسل بلند رہنے کی بنا پر، خصوصاً 2012ء کی دوسری ششماہی میں، قرض گیری کی لاگت میں نمایاں اضافہ ہوا۔ یہ عبوری رقوم مسلسل بلند رہیں اور 2012ء کے اختتام تک وہ 10 کھرب روپے

شکل 3.5: قرضوں پر نفع اور امانتوں کی لاگت



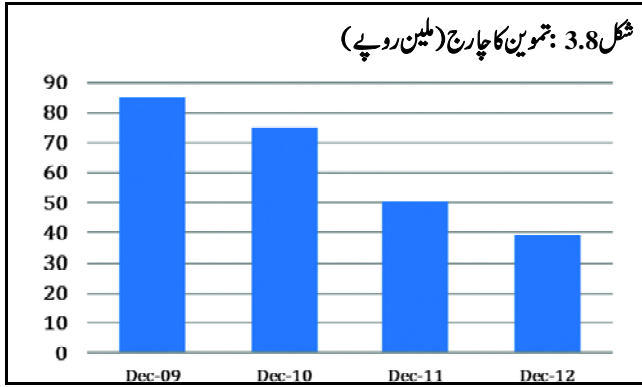
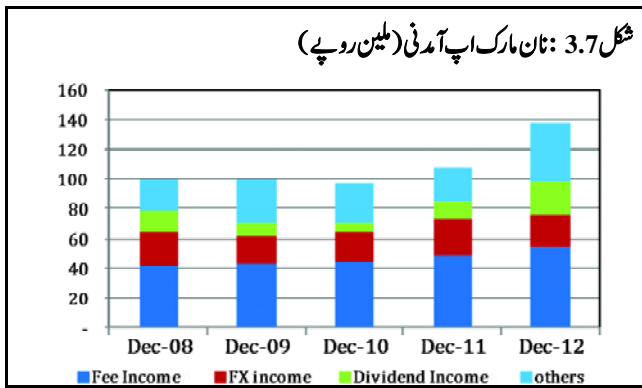


تک جا پہنچیں (2011ء میں وہ 6.75 کھرب روپے اور 2012ء کی دوسری ششماہی میں 5.08 کھرب روپے تھیں) جبکہ 2012ء کے دوران قرض گیری کی سال بسال لاگت میں 19.6 فیصد اضافہ ہو گیا۔

غیر سودی آمدنی میں عمدہ نمو سے مجموعی نفع یابی

بہتر ہو گئی

غیر سودی آمدنی میں نمو سے خام نمو میں بحیثیت مجموعی اضافہ ہوا جس کی بنیادی وجہ ایکویٹی مارکیٹ کے اشاریوں میں آنے والی بہتری اور تسکات کی فروخت پر حاصل ہونے والا منافع تھا۔ غیر سودی آمدنی سال بسال 28 فیصد بڑھی جس سے خام آمدنی میں اس کا حصہ بڑھ کر 29 فیصد ہو گیا۔ اسٹاک میں سرمایہ کاریوں میں اضافے کا بیٹیکوں کو فائدہ ہوا، انہیں زیر جائزہ عرصے کے دوران فہرستی حصص میں ان میں سے بعض سرمایہ کاریوں کی فروخت سے بلند منافع منقسمہ ملا اور سرمایہ جاتی نفع حاصل ہوا (شکل 3.6)۔ اسی طرح گرتی ہوئی شرح سود کے ماحول نے بیٹیکوں کو ترغیب دی کہ وہ سرکاری تسکات کی فروخت پر معقول منافع محفوظ کر لیں۔ اگرچہ فیس سے آمدنی معمولی سی بہتر ہوئی، اس کے باوجود زیر جائزہ عرصے کے دوران زرمبادلہ میں لین دین سے آمدنی پر انحصار خاص کم رہا (شکل 3.7)۔



.... جبکہ آمدنی پر دبائو کو کم تموینی اخراجات نے

محدود کر دیا

اٹاٹوں کے بہتر معیار اور قیمت فروخت لازم کے اضافی فوائد کی بنا پر کم تموینی اخراجات کی وجہ سے بھی بیٹیکوں کی نفع یابی میں اضافہ ہوا۔ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران غیر فعال قرضے کم ہوئے جبکہ تمویں میں 4 فیصد کا معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا (شکل 3.8)۔ غیر فعال قرضوں کی ضمانت پر قیمت فروخت لازم کے اضافی فوائد<sup>45</sup> کی بنا پر تمویں کا استعمال کم ہوا۔ توقع ہے کہ یہ فوائد رفتہ رفتہ کم ہو جائیں گے کیونکہ نادرہنگی کے عرصے کے دوران ان فوائد

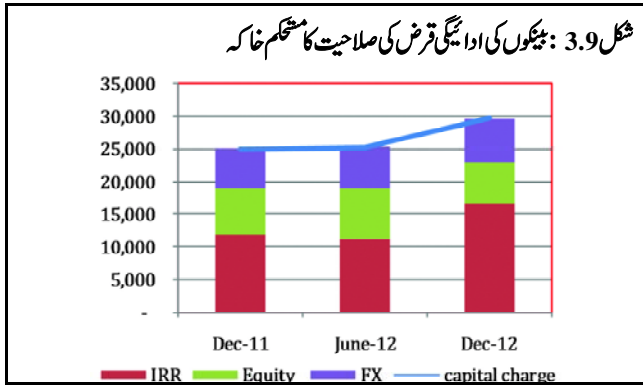
میں بتدریج کمی ہوتی جائے گی جن سے تموینی اخراجات میں اضافہ ہو سکتا ہے، خواہ یہ فرض کر لیا جائے کہ غیر فعال قرضے اپنی زیادہ سے زیادہ بلند سطح تک پہنچ چکے ہیں۔ چنانچہ شعبہ بینکاری کی مستقبل کی نفع یابی اگلے برسوں میں یہ فائدہ ختم ہو جانے کے نتیجے میں تمویں کی بنا پر متاثر ہو سکتی ہے۔

ادا ہنگی قرض کی صلاحیت

بیٹیکوں کی سرمایہ بندی بہتر ہوئی اور ملکی نشانی سے خاصی بلند رہی۔ 2012<sup>46</sup>ء کی دوسری ششماہی کے دوران شرح کفایت سرمایہ 32 پی ایس ایس اضافے سے 15.4 فیصد ہو گئی جبکہ شرح کفایت سرمایہ کی متعلقہ سطح اول معمولی سے اضافے سے 13 فیصد پر برقرار رہی (شکل 3.9)۔ بہتر کفایت سرمایہ کو بنیادی طور پر بلند retained آمدنی سے سہارا ملا۔

45 2012ء کے دوران بیٹیکوں نے تقریباً 120 ارب روپے کے قیمت فروخت لازم کے اضافی فائدے حاصل کیے۔

46 بیٹیکوں پر کم از کم 10 فیصد شرح کفایت سرمایہ برقرار رکھنا لازم ہے۔

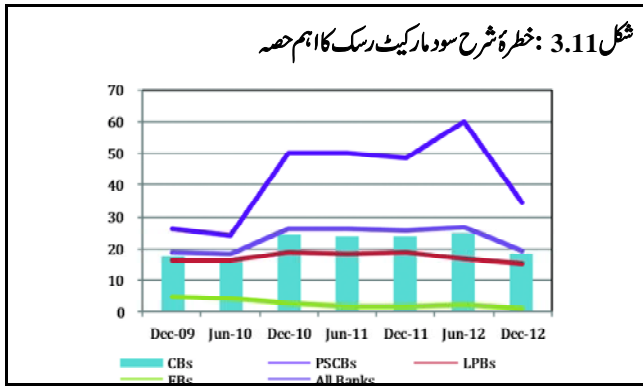
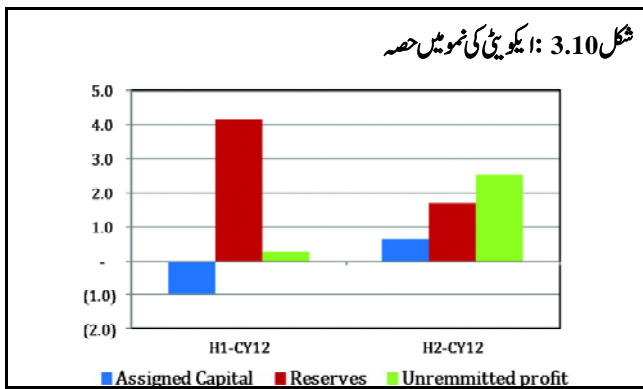


لیوراجیہ نسبت<sup>47</sup> بھی اطمینان بخش سطح پر ہے اور بازل سوم کے معیار 3 فیصد سے خاصی بلند ہے۔ اگرچہ پیشتر بینک شرح کفایت سرمایہ پر پورا اترتے ہیں تاہم بعض بینکوں کو، کم سے کم سرمائے کی مجوزہ شرائط پوری کرنے میں مسلسل دشواریاں ہیں۔

### بہتر نفع یابی سے کفایت سرمایہ کے اظہاریوں میں

#### اضافہ ہوا

ملکی مالی شعبے کی صورت میں پیکنگ آرڈر (Pecking order) کا نظریہ<sup>48</sup> یہ بتاتا ہے کہ اکثر بینکوں نے اندرونی منافع کو سرمائے کی پوزیشن بہتر بنانے کے لیے استعمال کیا۔ شعبہ بینکاری کی جانب سے عمدہ منافع حاصل کرنے کے نتیجے میں غیر حاصل شدہ منافع جمع ہونے لگتا ہے۔ اسی طرح سطح اول کا سرمایہ 5.6 فیصد بڑھا جس سے 2012ء کی دوسری ششماہی میں اس ضوابطی سرمائے میں اس کا حصہ 83 فیصد تک بڑھ گیا (شکل 3.10)۔ بینکوں کے اعلان کردہ اسٹاک منافع منقسم سے اس میں مزید اضافہ ہو گیا۔ نیز، انضمام اور تھویل کے بعض سودوں سے بینکوں کو اپنا سرمایہ بڑھانے کا موقع ملا۔ چنانچہ بینکوں کا ادا شدہ سرمایہ زیر جائزہ عرصے کے دوران 1.1 فیصد بڑھ گیا جس سے چند بینکوں کو کم سے کم سرمائے کی شرائط پوری کرنے، اور بحیثیت مجموعی موزوں سرمایہ بڑھانے میں مدد ملی۔



ادا یگی قرض کی صلاحیت کے تناسبات کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ صف اول کے پانچ بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ مزید بڑھ کر 16.7 فیصد ہو گئی، اس کے ساتھ ساتھ بنیادی سرمائے میں بہتری آئی جس نے سطح اول یہ نسبت بہ وزن خطرہ اثاثہ کے باہمی تناسب کو بھی بڑھایا۔ چھوٹے بینکوں کی کفایت سرمایہ 21.5 فیصد ہے جبکہ 2012ء کی پہلی ششماہی میں یہ 25.7 فیصد رہی تھی جس کی بڑی وجہ بہ وزن خطرہ اثاثہ میں نسبتاً تیزی سے اضافہ ہے۔ نیز، قرضوں کی تقسیم میں بہتری سے سرمایہ بہ نسبت اثاثہ کے لیوراجیہ اظہارے میں زیر جائزہ عرصے کے دوران پورے شعبہ بینکاری میں تھوڑی کمی آئی (جدول 3.2)۔

### قرضہ بہ وزن خطرہ اثاثہ نجی شعبے کے قرضے کی بحالی کے ساتھ بڑھ گیا ....

بینکوں کا خطرے سے گریز کاروبار 2012ء کی دوسری ششماہی میں بتدریج منتقلی کے عمل سے گزرتا رہا، اور خطرات کے تمام زمروں یعنی قرضہ، مارکیٹ اور آپریشنل، نے بہ وزن خطرہ اثاثہ میں اضافہ ظاہر کیا۔ قرضہ بہ وزن خطرہ اثاثہ نے، جو مجموعی بہ وزن خطرہ اثاثہ میں 78 فیصد بنتا ہے، 2012ء کی پہلی ششماہی کا رجحان برقرار رکھا اور دوسری ششماہی میں 3.7 فیصد بڑھ گیا جس میں اہم کردار نجی شعبے کے قرضے کی بحالی کا ہے (جدول 3.3)۔ آن بیلنس شیٹ اکتشافات کے اجزائے ترکیبی کے مزید جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ کارپوریٹ جزدان<sup>49</sup> نے مطابق خطرہ اثاثے میں حصہ لیا جس کے بعد خرده قرضوں کا نمبر ہے۔

47 لیوراجیہ نسبت معلوم کرنے کے لیے adjusted سطح اول سرمایہ کو adjusted آن بیلنس شیٹ اور آف بیلنس شیٹ اثاثوں سے تقسیم کیا جاتا ہے۔

48 کارپوریٹ فنڈنگ میں پیکنگ آرڈر نظریہ شرط عائد کرتا ہے کہ کمپنیاں اپنے مالکاری ذرائع میں ترجیح مقرر کرتی ہیں، ”آخری چارہ کار کے طور پر“ پہلے اندرونی مالکاری کو ترجیح دیتی ہیں، اور پھر قرضے کو، اور آخر میں ایکویٹی کو۔

49 اس پر کوئی حیرت نہیں ہوئی، بہت سے کاروباری ادارے غیر متعین رہے، اور پیشتر شناختی ہولڈنگز بازل دوم کے تحت کارگزار خزانہ پر پورا نہیں اترتے

## نفع یابی، استحکام اور پیک

جدول 3.2: بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کا تناسب بلحاظ زمرہ - 2012ء					
فیصد					
صرف اول کے پانچ بینک	سرماہیہ نسبت بہ وزن خطرہ اثاثہ		سطح اول بہ نسبت بہ وزن خطرہ اثاثہ		دوسری ششماہی
	پہلی ششماہی	دوسری ششماہی	پہلی ششماہی	دوسری ششماہی	
10.1	10.3	13.8	13.4	16.7	15.7
6 سے 10 نمبر کے بینک	10.3	6.8	9.5	12.8	12.5
11 سے 20 نمبر کے بینک	9.1	8.5	12.1	13.7	13.5
21 سے 30 نمبر کے بینک	9.4	13.7	21.5	25.7	25.7
سرکاری بینک	10.3	10.1	13.9	12.3	16.7
ملکی نجی بینک	8.6	8.9	12.4	12.7	14.9
غیر ملکی	16.5	17.6	30.5	30.8	30.7
تخصیصی بینک	8.3	7.6	6.8	5.4	12.3
صنعت بینکاری	9.1	9.3	13.0	13.0	15.6

جدول 3.3: ہوزن خطرہ اثاثے بہ نسبت اصل اکتشاف					
دعوے	جون 2012ء		دسمبر 2012ء		ہوزن خطرہ اثاثے بہ نسبت اصل اکتشاف
	اصل اکتشاف	خطرہ اکتشاف	اصل اکتشاف	خطرہ اکتشاف	
حکومت پاکستان پر	1,950	-	2,432	-	-
سرکاری اداروں پر	574	69	630	12.0	9.6
بینکوں پر	196	72	237	36.7	37.8
کارپوریٹ اداروں پر (ماسوائے ایکویٹی اکتشاف)	2,115	1,726	2,167	81.6	82.3
خرودہ جزدان کے زمرے والے	518	342	575	66.1	65.4
سابقہ واجب الادا قرضے	249	270	202	108.5	96.3
بیلنس شیٹ پر مجموعی اکتشاف	7,106	3,303	7,763	46.5	43.7
بیلنس شیٹ سے الگ مجموعی اکتشاف	3,918	556	3,885	14.2	15.5

رہی۔ یہ حیران کن بھی نہیں تھی کیونکہ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران کا سب اکتشافوں میں 14 فیصد اضافے کا بیشتر حصہ کم ہوزن خطرے کا حامل ہے۔ اوسط کا سب اکتشافوں کے فیصد کے طور پر قرضہ بہ ہوزن خطرہ اثاثہ کا حصہ سست نمو کے ساتھ زیر جائزہ عرصے میں 2 فیصدی درجے کم ہو گیا۔ اگرچہ قلیل مدت میں یہ رجحان صحت مندانہ ہے تاہم مستقبل میں بینکوں کی انتظام خطرہ استعداد کو متاثر کر سکتی ہے (شکل 3.12)۔

بینکوں کی بیلنس شیٹ میں کم ہوزن خطرہ اثاثوں کی بڑھتی ہوئی سطح سے دھیمی خطراتی صورتحال کا پتہ چل سکتا ہے۔ سرکاری شعبے کی سرمایہ کاریوں کے بڑے حصے سے مطابقت رکھتے ہوئے، صفر بہ ہوزن خطرہ اثاثے کا حصہ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران 36 فیصد کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا جبکہ پہلی ششماہی میں اس میں معمولی سی کمی آئی تھی۔ دوسری طرف

نئی شعبے کے کاروباری اداروں اور ایس ایم ای کو قرض کی بہتر فراہمی کے نتیجے میں 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران مطابق خطرہ دعووں کا حصہ بڑھ گیا۔ اسی طرح سرکاری شعبے کے اداروں کو قرضہ، اور متعلقہ خطراتی دعووں میں حصہ اس عرصے کے دوران معمولی سا بڑھ گیا۔ 50 قرضہ مطابق خطرہ آف بیلنس شیٹ دعوے بھی تجارت سے متعلق اضافی سرگرمیوں، وعدوں، اور نئی شعبے کو بلند برآمدی نو مالکاری 51 کی بنا پر بڑھ گئے۔

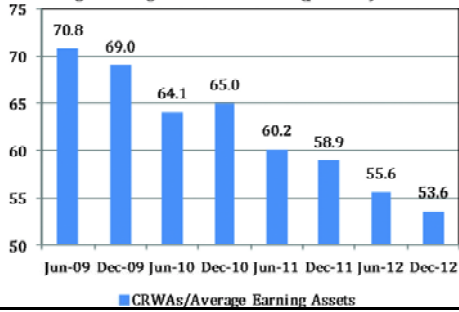
.... جبکہ مارکیٹ بہ وزن خطرہ اثاثہ میں نمایاں اضافہ ہوا  
2012ء کی دوسری ششماہی میں مارکیٹ بہ وزن خطرہ اثاثہ میں 16.5 فیصد کا نمایاں اضافہ ہوا جس سے مجموعی بہ وزن خطرہ اثاثہ میں اس کا حصہ بڑھ کر 7.1 فیصد ہو گیا جو پہلی ششماہی میں 6.45 فیصد تھا۔ مارکیٹ کے خطرے کے اجزا میں خطرہ شرح سود بدستور سرفہرست رہا، اس میں کیپٹل چارج میں 43.3 فیصد کا بھاری اضافہ ہوا۔ تمسکات کی میعاد قلیل مدت سے وسط مدت اور طویل مدت منتقلی کے نتیجے میں خطرہ شرح سود کے زمرے میں بلند بہ وزن خطرہ آ گیا، چنانچہ بینکوں کے مارکیٹ رسک میں بحیثیت مجموعی اضافہ ہو گیا۔ سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری کا بڑھتا ہوا حجم ملے جلے اثرات لایا، کم خطرہ قرض کی بنا پر بینکوں کی کمانے کی صلاحیت برقرار رہی تاہم کیپٹل چارج نے بھی بلند مارکیٹ رسک کی صورت میں اپنی قیمت وصول کی۔ ایکویٹی سرمایہ کاری پر کیپٹل چارج اگرچہ کم ہوا تاہم بیرونی کرنسی کی پوزیشن سے متعلق کیپٹل چارج میں 9 فیصد نمو ہوئی (شکل 3.10)۔

.... جبکہ شعبہ بینکاری کی خطراتی صورتحال مدہم رہی  
قرضہ بہ ہوزن خطرہ اثاثہ میں نمو کے باوجود بینکوں کی بحیثیت مجموعی خطراتی صورتحال (قرضہ بہ ہوزن خطرہ اثاثے بہ نسبت اوسط کا سب اکتشاف) بدستور مدہم

50 سرکاری شعبے کے ادارے تا حال غیر متعین ہیں اور چنانچہ بلند خطرے کے حامل ہیں، جس کے نتیجے میں سرکاری شعبے کے اداروں پر خطرہ دعووں میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

51 دسمبر 2012ء کے ڈیولپمنٹ فنڈس ریپو کے مطابق برآمدات کی پیش میعاد قرض کو جولائی 2011ء میں برآمدی مالکاری اکتفیم کی سہولت سے منسلک کیا گیا تھا تا کہ ای ایف ایس کے قرض گریوں پر یہ حد لاگو کی جائے کہ وہ گزشتہ سال کی برآمدات کے 5 فیصد سے کم برآمدی قرض کو پیش میعاد رکھیں۔ ابتدا میں اس اقدام سے ای ایف ایس مالکاری کا حجم گھٹ گیا تاہم بعد میں قرض گریوں نے اپنی پیش میعاد قرض کو مجوزہ حد کے اندر ایڈجسٹ کر لیا، جس کے نتیجے میں 2012ء کی پہلی ششماہی میں ای ایف ایس جزدان میں نمایاں اضافہ ہوا۔

شکل 3.12: بینکوں کی کم ہوتی ہوئی خطراتی صورتحال



شکل 3.13: قرضہ بہ وزن خطرہ اثاثہ کی تقسیم بلحاظ بہ وزن خطرہ (ارب روپے)



جدول 3.4: بینکوں کی تقسیم بلحاظ شرح کفایت سرمایہ

مجموعہ	15 سے زائد	10 سے 15	5 سے 10	فیصد
پہلی ششماہی 2010ء	19	15	6	40
دوسری ششماہی 2010ء	20	13	5	38
پہلی ششماہی 2011ء	21	12	5	38
دوسری ششماہی 2011ء	23	10	5	38
پہلی ششماہی 2012ء	22	11	5	38
دوسری ششماہی 2012ء	24	9	5	38

ششماہی کے دوران نمایاں طور پر بہتر ہوا۔ اگرچہ یہ بہتری وسیع الہنیادہی اور اسے تمام زمروں کے بینکوں میں دیکھا گیا تاہم سب سے زیادہ اثر سرکاری شعبے کے کمرشل بینکوں میں دیکھا گیا جہاں یہ تناسب 60 فیصد سے گر کر 32 فیصد رہ گیا (شکل 3.14)۔

### قرضوں کے معیار میں بہتری سے بینکوں کی بحیثیت

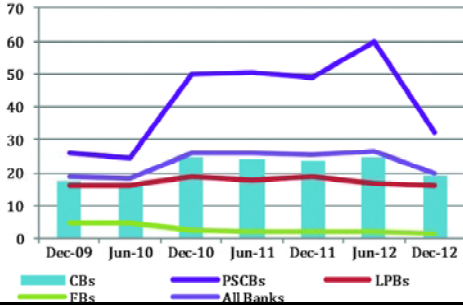
مجموعی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو سہارا ملا زیر جائزہ عرصے کے دوران قرضوں کے معیار میں ردوبدل سے ادائیگی قرض کی صلاحیت کو خطرات دھیمے پڑ گئے، کیونکہ اثاثوں کے معیار کے بیشتر اظہاریوں میں 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران بہتری آئی۔ بینکوں کی ایکویٹی کے ایک حصے کا ایک اظہاریہ خالص غیر فعال قرضے بہ نسبت سرمایہ ہے جو قرضوں کے ضیاع سے متاثر ہو سکتا ہے، یہ اظہاریہ 2012ء کی دوسری

### بینکوں کا لیوراجیہ مجوزہ حد کے خاصا اندر رہا

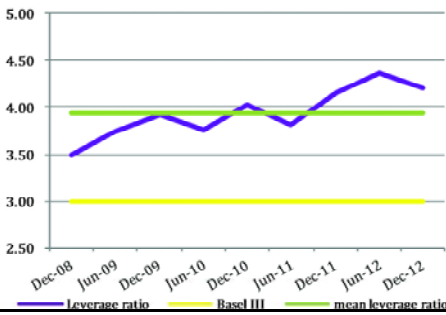
بڑھتی ہوئی ایکویٹی اور کم ضمنی اکتشاف کی بنا پر پاکستان کے بینکوں کی لیوراجیہ نسبت میں بدستور اضافہ ہوتا رہا۔<sup>53</sup> اس نسبت کو گرم بازاری اور کساد بازاری دونوں زمانوں کے دوران متحرک حدود متعین کر کے مخالف گردش اثر کے آلے کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران سطح اول کے سرمائے سے متعلق آن بیلنس شیٹ اکتشاف میں تیز رفتار نمو کی بنا پر لیوراجیہ نسبت معمولی سی کم ہوئی۔ بحیثیت مجموعی 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران لیوراجیہ نسبت 4.1 فیصد رہی جو بازل کمیٹی برائے بینکاری 52 سرکاری شعبے کے اکتشاف کے معاملے میں سرکاری تمکات میں سرمایہ کاری کو خطرے سے پاک سمجھا جاتا ہے اور اسے صفر خطرہ قرض تفویض کیا جاتا ہے۔ مزید برآں، سرکاری شعبے کے اداروں کے اکتشاف کم بہ وزن خطرے کے حامل ہوتے ہیں جو صرف سے 50 فیصد ہے۔ اس کے برعکس نجی شعبے کے اکتشاف کو 20 سے 150 فیصد کے درمیان بہ وزن خطرہ تفویض کیا جاتا ہے، جبکہ عملہ ان میں سے بیشتر ادارے 100 فیصد کے زمرے میں آتے ہیں۔ 53 لیوراجیہ تناسب سطح اول کے سرمائے اور مجموعی اثاثوں کی باہمی نسبت ہے (جس میں غیر محسوس اثاثوں کے لیے دونوں سروں کو ایڈجسٹ کیا گیا ہو)۔ لیوراجیہ تناسب کامحسوس کال لیوراجیہ اضافہ ہے۔ اس تناسب کا پاکستان میں فی الحال اطلاق نہیں ہے۔



شکل 3.14: خالص غیر فعال قرضے بہ نسبت سرمایہ کا مسلسل گرتا ہوا تناسب (فیصد)



شکل 3.15: لیوراجیہ تناسب (سطح اول بہ نسبت مجموعی اثاثے)

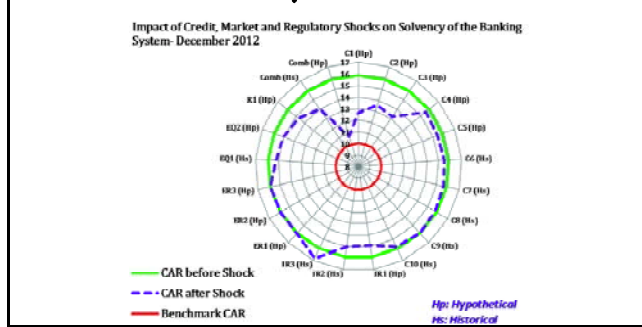


جدول 3.5: سرمایے کا سہارا

رقم ارب روپے، تناسب فیصد

سہارا	مصنوعی	موجودہ
-	805	805
بہ وزن خطرہ اثاثے	2,806	8,052
شرح کفایت سرمایہ	10.0	15.4

شکل 3.16: بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت پر مختلف دھچکوں کے اثرات، دسمبر 2012ء



موجود ہے۔ اسی طرح سرکاری تسکات کی قدر میں کمی سے سیالیت کے کوریج تناسب میں وا جی سی کی آنے گی، جیسا کہ بازل سوم فریم ورک کے تحت بیان کیا گیا ہے، اور وہ کم از کم قابل قبول سیالیت کے کوریج تناسب کی قدر 1 سے خاصی بلند رہے گی۔

نگرانی کے تقاضے یعنی کم از کم 3 فیصد سے خاصی زائد ہے (شکل 3.15)۔ اس نان رسک اظہاریے کی اطمینان بخش سطح اور معیشت میں نمو کے امکانات کے پیش نظر صنعت بینکاری کے پاس اتنی گنجائش ہے کہ مستقبل میں اپنا لیوراجیہ مزید بڑھا سکتی ہے (جدول 3.5)۔

### بینکوں کی چلک

بینکاری نظام دباؤ کے مختلف دھچکے برداشت کرنے کی چلک کا بدستور حامل ہے کیونکہ اسے 15.6 فیصد کی مستحکم شرح کفایت سرمایہ حاصل رہی ہے۔ بینکوں پر قرضہ، مارکیٹ، سیالیت اور متعری خطرے کے دباؤ کے دھچکوں سے پتہ چلتا ہے کہ چند ایک بینکوں کے سوا، بحیثیت مجموعی بینکاری نظام اطمینان بخش سطح پر ہے اور دباؤ کو برداشت کر سکتا ہے۔<sup>54</sup> ہم بات یہ ہے کہ تمام بینک، جن میں پانچ سرفہرست بینک بھی شامل ہیں، دھچکے سے قبل کی 13 فیصد شرح کفایت سرمایہ کے حامل ہیں، اور ان میں ادائیگی قرض کی صلاحیت کے تمام ٹیٹھوں پر چلک موجود ہے۔

حسابیت کے تجزیے کے تحت، بینکوں کی بعد از دھچکا شرح کفایت سرمایہ مستحکم رہے گی، اگرچہ کہ خطرہ قرض کے جزدان پر لاگو کیے گئے بعض دھچکوں کا بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت پر نمایاں اثر ہوگا۔ قرض کے دھچکے بشمول دھچکا (سی 1) جس میں قرض کیا جاتا ہے کہ غیر فعال قرضوں میں فعال قرضوں کے 10 فیصد کے مساوی اضافہ ہوگا، اور سرفہرست تین قرض گیروں کے دیوالیہ ہوجانے کا دھچکا لگے گا (سی 3) جس سے بینکوں کی بعد از دھچکا شرح کفایت سرمایہ 320 پیس پوائنٹس تک کم ہو جائے گی (شکل 3.16)۔ موخر الذکر دھچکا صف اول کے کارپوریٹ کے بلند ارتکاز اور گروپ اکتشاف کو ظاہر کرتا ہے۔ بینکوں کے نظمی مضمرات کو پیش نظر رکھتے ہوئے انہیں ایسے اکتشاف کی قریبی نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ کسی ادارے سے مخصوص اور نظمی مضمرات سے بچا جاسکے۔

جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے، بینکوں کا مارکیٹ رسک مختلف ضوابطی حدود کی بنا پر دھیمارہا۔ چنانچہ مارکیٹ رسک سے متعلق حسابیت کے دھچکے بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت پر وا جی اثرات ڈالیں گے۔ اسی طرح سیالیت پر دباؤ کی آزمائش کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ خواہ امانتوں اور متغیر فنڈز سے بھاری رقم نکلوا لی جائیں، ان ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بینکوں میں کافی سیالیت موجود ہے۔ اسی طرح سرکاری تسکات کی قدر میں کمی سے سیالیت کے کوریج تناسب میں وا جی سی کی آنے گی، جیسا کہ بازل سوم فریم ورک کے تحت بیان کیا گیا ہے، اور وہ کم از کم قابل قبول سیالیت کے کوریج تناسب کی قدر 1 سے خاصی بلند رہے گی۔

54 دباؤ کی صورتحال کی تفصیل اور بصورت حال میں آنے والے بینکوں کی تعداد کے لیے دیکھئے ضمیمہ 1.15۔